## 87894 ـ تعلقات والی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے

**سوال**

برائے مہربانی میرا تعاون کریں کیونکہ میں مشکل سے دوچار ہوں، میرا ایك ایسی لڑکی سے تعارف ہوا جو اپنے گھر والوں سے دور علاقے میں ملازمت کرتی ہے، اور ہمارے یہ تعلقات دو برس تك رہے جس عرصہ میں ہمارے درمیان محبت و عشق اور زنا جیسے کام بھی ہوئے، لیکن میں نے اس سے شادی کا وعدہ اور اتفاق کیا کیونکہ میرے لیے اسے بھولنا مشکل تھا اور وہ بھی مجھے بھول نہیں سکتی، جب میں اس کی زندگی میں آیا ہوں وہ پہلے سے بہت بدل چکی ہے اور استقامت اختیار کر گئی ہے، اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے بھول نہیں سکتا، کیا آپ مجھے کوئی نصیحت کر سکتے ہیں کہ میں اس سے مربوط رہوں، کیونکہ میں بہت زیادہ عصبیت والی زندگی بسر کر رہا ہوں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل آپ کو یاد دلانا اور نصیحت کرنا ضروری ہے کہ آپ نے اس عورت کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس سے توبہ کریں اور اس پر ندامت کا اظہار کریں کیونکہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اور اس سے بھی بڑھ کر زنا کا ارتکاب کیا ہے جس کی حرمت کتاب و سنت سے ثابت ہے اور علماء کرام کا بھی اس کی حرمت پر اجماع ہے، اور عقل و دانش رکھنے والے اس کی قباحت و برائی پر متفق ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقینا یہ فحش کام اور برا راہ ہے ﴾الاسراء ( 32 ).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2475 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 57 ).

اور پھر زنا کا ارتکاب کرنے والوں کو آخرت کے عذاب سے قبل ہی عالم برزخ میں بہت سخت اور شدید قسم کا عذاب

ہو گا، مشہور حدیث میں آیا ہے کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" .... پھر ہم - یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل اور میکائیل علیہما السلام - آگے چل پڑے تو ہم ایك تنور جیسی چیز کے پاس آئے جس سے شور اور آوازیں آ رہی تھیں اور اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ ان پر آتا اور جب یہ شعلہ انہیں لگتا تو وہ شور کرتے، میں کہا: یہ لوگ کون ہیں ؟ ...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے مجھے فرمایا: ہم آپ کو بتائیں گے... رہے وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور جیسی عمارت میں دیکھے تھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6640 ).

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے زنا کی حد مقرر کی ہے اور کنوارے زانی کی حد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایك کو سو کوڑے مارو، اور تمہیں اس سلسلہ میں ان پر کوئی نرمی اور رحمدلی نہیں آنی چاہیے، اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان دونوں کو سزا اور حد کے وقت مومنوں میں سے ایك گروہ وہاں حاضر ہو النور ( 2 ).

اور شادی شدہ زانی کی سزا اس سے بھی سخت ہے یعنی محصن زانی اسے کہتے ہیں جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو اس کی حد قتل مقرر کی گئی ہے، صحیح مسلم کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور شادی شادہ مرد اور عورت کو زنا کی سزا ایك سو کوڑے اور رجم کرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3199 ).

اور ہم نے آپ کو جو کچھ کہا ہے عورت کے لیے یہی سب کچھ کرنا ہو گا، اور اس عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا گناہ اور بھی زیادہ قبیح اور بڑا ہے - اور اس لیے کہ آپ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ وہ استقامت اختیار کر چکی ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ اس کی یہ توبہ سچی اور پکی ہو، اور اللہ تعالی اسے اپنے احسان و کرم کے ساتھ معاف فرمائے.

دوم:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ اگر آپ دونوں زنا کے گناہ سے توبہ نہیں کرتے تو آپ دونوں کے لیے شادی کرنا حلال نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زانی مرد اور زانیہ عورت کا آپس میں نکاح اس وقت تك حرام کیا ہے جب تك وہ توبہ

نہيں كر ليتے اگر توبہ كر ليں تو ان كا آپس ميں نكاح ہو سكتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ زانى مرد سوائے زانيہ يا مشرك عورت كے كسى اور سے شادى نہيں كرتا، اور نہ ہى زانيہ عورت سوائے زانى يا مشرك مرد كے كسى اور سے شادى نہيں كرتى، اور يہ مومنوں پرحرام كيا گيا ہے ﴾النور ( 3 ).

شيخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يہ زنا كے رذائل اور گندگى كا بيان ہے، اور يہ كہ وہ زانى كى عزت كو پامال اور گندا كر ديتا ہے، اور جو اس سے ميل جول اور تعلق ركھے اس كى عزت بھى ختم ہو جاتى ہے، زنا ايك ايسا گناہ ہے جو ايسے كام كرتا ہے جو باقى گناہ نہيں كرتے، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے بتايا كہ زانى مرد صرف اس عورت سے ہى شادى كرتا ہے جو خود زانيہ ہو جس كى حالت بھى اسى جيسى ہو اور اس كى حالت كے مناسب ہو، يا پھر مشركہ عورت سے جو نہ تو اللہ پر ايمان ركھتى ہے اور نہ ہى روز قيامت پر اور نہ ہى سزا و جزا پر، اور نہ ہى اللہ كے احكام و اوامر كا التزام كرتى ہے، اور زانيہ عورت بھى اسى طرح زانى يا پھر مشرك مرد سے نكاح كرتى ہے.

﴿ اور يہ مومنوں پر حرام كيا گيا ہے ﴾.

يعنى: مومنوں پر حرام ہے كہ وہ كسى زانى مرد سے يا كسى زانى عورت سے نكاح كريں.

آيت كا معنى اور تفسير يہ ہوئى كہ:

جو مرد يا عورت بھى زنا كرے اور اس سے توبہ نہ كى ہو اس كے ساتھ نكاح كرنے والا شخص يا تو وہ اللہ سبحانہ و تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے احكام پر عمل نہيں كرتا تو اسطرح وہ مشرك ہى ہو سكتا ہے، يا پھر وہ اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے احكام كا التزام كرنے كے باوجود اس كے زانى كا علم ہونے كے باوجود اس سے نكاح كر رہا ہے تو يہ نكاح زنا ہے، اور زانى سے نكاح كرنے والا زنا كار ہے، كيونكہ اگر وہ حقيقى مومن ہوتا تو ايسا نہ كرتا اس ليے كہ اللہ سبحانہ و تعالى نے مومنوں كے ليے زانى سے نكاح كرنا حرام كيا ہے.

اور يہ آيت زانيہ عورت سے نكاح كرنے كى صريح دليل ہے حتى كہ وہ توبہ كر لے اگر توبہ كرے تو اس سے نكاح ہو سكتا ہے اور اسى طرح زانى مرد سے نكاح كرنا حتى كہ وہ توبہ كر لے توبہ كے بعد جائز ہو گا پہلے نہيں، كيونكہ خاوند كا بيوى اور بيوى كا خاوند كے ساتھ ملنا اور مقارنہ سب سے شديد اور قريبى ملاپ اور مقارنہ ہوتا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ ان لوگوں كو اكٹھے كرو جنہوں نے ظلم كيا اور ان جيسے دوسروں كو بھى ﴾.

يعنی ان كے دوستوں اور ملنے والوں كو بھی، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے يہ حرام كيا ہے؛ كيونكہ اس ميں عظيم اور بڑا شر پايا جاتا ہے، اور پھر قلت غيرت بھی ہے، اور اولاد كو ان كی طرف منسوب اور ملحق كرنا جو خاوند نہيں، اور زانی كا كسی دوسری عورت ميں مشغول ہونا اور اس سے تعلق ركھنا اس بات كا سبب ہے كہ وہ اپنی بيوی كی عفت و عصمت قائم نہيں ركھ سكتا، جس كا كچھ ہی حرام ہونے كی ليے كافی ہے " انتہی

ديكھيں: تفسير السعدی ( 561 ).

مستقل فتوی كميٹی كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نے كنواری لڑكی سے زنا كيا اور اب وہ اس سے شادی كرنا چاہتا ہے كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

كميٹی كے علماء كا جواب تھا:

" اگر تو واقع ايسا ہی ہے جيسا سوال ميں بيان ہوا ہے تو دونوں كے ليے اس سے توبہ كرنا واجب ہے، اور انہيں چاہيے كہ وہ فورا اس جرم سے باز آ جائيں اور ان سے جو فحش كام ہوا ہے اس پر نادم ہوں، اور پختہ عزم كريں كہ آئندہ ايسا نہيں كرينگے اور اس كے ساتھ ساتھ كثرت سے اعمال صالحہ كريں، اميد ہے اللہ سبحانہ و تعالی ان كی توبہ قبول كر كے ان كے گناہوں كو نيكيوں ميں بدل دے گا.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

﴿ اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسی اور كو معبود نہيں بناتے اور نہ ہی وہ اس نفس كو قتل كرتے ہيں جسے قتل كرنا اللہ نے حرام كيا ہے، مگر حق كے ساتھ، اور نہ ہی وہ زنا كا ارتكاب كرتے ہيں، اور جو كوئی يہ كام كرے اسے گناہ ہو گا، اور روز قيامت اسے دگنا عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذلت و خواری كے ساتھ ہميشہ اس ميں رہے گا، سوائے ان لوگوں كے جو توبہ كر ليں اور ايمان لے آئيں، اور نيك كام كريں، اللہ تعالی ايسے لوگوں كے گناہوں كو نيكيوں ميں بدل ديتا ہے، اللہ تعالی بخشنے والا مہربانی كرنے والا ہے، اور جو كوئی توبہ كرے اور نيك و صالحہ اعمال كرے تو اس نے اللہ كی طرف سچی اور حقيقی توبہ كر لی ﴾الفرقان ( 67 ـ 71 ).

اور اگر وہ اس سے شادی كرنا چاہتا ہے تو اس كے ليے واجب ہے كہ وہ اس عورت كا ايك حيض كے ساتھ استبراء رحم كرے يعنی عقد نكاح سے قبل اس كو ايك حيض آنے دے، اور اگر اس كو حمل ہو چكا ہو تو پھر اس كے ليے اس عورت سے وضع حمل سے قبل نكاح كرنا جائز نہيں، جب حمل وضع ہو جائے تو اس سے نكاح كر سكتا ہے، كيونكہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے كسی دوسرے كی كھيتی كو پانی دينے سے منع فرمايا ہے " انتہی

ديكھيں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 3 / 247 ).

اس لیے آپ دونوں اللہ کی طرف سچی اور پکی توبہ کریں اور اپنی حالت کی بھی اصلاح کریں، اور کثرت سے اعمال صالحہ کیا کریں، اس کے بعد تمہارے لیے شادی کرنا جائز ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے آپ دونوں کی توبہ قبول فرمائے.

مزید آپ سوال نمبر ( 85335 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .